السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض خاندانوں میں بہت سے مرد اپنی بیوی یا بیٹی یا پھر اپنی بہن کو غیر محرم مردوں مثلاً دوست احباب اور رشتہ داروں کے سامنے جانے اوران کے ساتھ بیٹھنے اوران سے بات چیت کرنے کی اجازت دیتے ہیں جیسے کہ وہ ان کے محرم ہوں۔ جب ہم انھیں نصیحت کرتے اور سمجھاتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ یہ ان کے خاندان میں شروع سے ہی رواج چلا آرہا ہے اوران کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے دل صاف ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں کچھ معاند ہیں اور کچھ متکبر۔ حالانکہ وہ اس کے حکم کا بھی علم رکھتے ہیں اور کچھ لوگ اس کے حکم سے جاہل ہیں تو آپ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ عادات اور رسم ورواج پر اعتماد نہ کرے بلکہ انہیں شریعت مطہرہ پر پیش کرے پھر جو شریعت کے مطابق ہوں ان پر عمل کرے اور جو اس کے خلاف ہوں انہیں چھوڑ دے۔ اگر لوگ کسی کام کو عادت بنالیتے ہیں تو یہ اس کے حلال ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ لوگوں نے جتنی بھی اپنے خاندانوں، قبیلوں ملکوں اور معاشروں میں رسوم وعادات بنا رکھی ہیں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول پر پیش کرنا واجب ہے پھر جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے مباح کیا ہو وہ مباح ہے اور جس سے منع کیا ہو اس پر عمل جائز نہیں اور اسے چھوڑنا واجب ہے خواہ وہ کام لوگوں کی عادات میں شامل ہو۔

لہذا جب لوگوں نے کسی اجنبی عورت سے خلوت یا غیر محرم سے پردہ نہ کرنے کی عادت اپنا لی ہو اور اس میں تساہل سے کام لیں۔ تو ان کی یہ عادت باطل ہے اسے ترک کرنا واجب ہے اسی طرح اگر کچھ لوگ زنا یا لواطت یا شراب نوشی یا نشہ وغیرہ جیسے کاموں کو عادت بنالیں تو ان پر ان عادات کو چھوڑنا واجب ہوگا اور عادت ہونا ان کے لیے دلیل نہیں بن سکتا۔ کیونکہ شریعت مطہرہ کا درجہ سب سے اوپر ہے اس لیے جسے بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی ہے اسے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے اور اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے واجبات کا التزام کرے۔

چنانچہ خاندان والوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کا احترام کریں اور ان کے حرام کردہ کاموں سے بچیں۔ تو جب ان کی عورتوں کی یہ عادت ہو کہ وہ غیر محرموں سے پردہ نہیں کرتیں یا پھر ان سے خلوت کرتی ہیں تو انہیں یہ عادت ترک کرنی چاہیے بلکہ ان پر اسے چھوڑنا واجب ہے۔ کیونکہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے چچازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، بہنوئی، دیوروں، خاوند کے چچا اور ماموں کے سامنے چہرہ ننگا کرے بلک اس پر واجب ہے کہ وہ ان سب سے پردہ کرے اور ان سے اپنا سر چہرہ اور باقی بدن چھپائے کیونکہ وہ اس کے محرم نہیں۔

رہا مسئلہ کلام یعنی سلام کرنے یا سلام کا جواب وغیرہ دینے کا تو پردے کے اندر رہتے ہوئے اور خلوت کے بغیر اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔" (الاحزاب۔53)

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات مت کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔" (الاحزاب۔32)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بات میں نرمی اختیار نہ کریں تاکہ دل میں (شہوت کی) بیماری رکھنے والا یہ خیال نہ کرنے لگے کہ یہ کمزور ہے اور اسے (برائی کرنے میں) کوئی رکاوٹ نہیں۔ بلکہ اس سے درمیانے لہجے میں بات کرنی چاہیے جس میں نہ تو نرمی ہو اور نہ ہی درشتی وسختی۔ مزید اللہ تعالیٰ نے یہ بھی وضاحت فرمادی ہے کہ پردہ کے ذریعے ہی سب کے دل پاکیزہ رہیں گے اور اسی میں مسلمانوں کی بہتری ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر وہ ستائی نہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" (الاحزاب۔59)

جلباب ایسے کپڑے کو کہا جاتا ہے جو سر پر ڈالا جائے اور اس سے سارا بدن چھپ جائے اور عورت اسے اپنے سر پر ڈال کر لباس کے اوپر سے اپنے سارے جسم کو چھپاتی ہے اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے

"اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیب وزینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔۔۔" (النور۔31)

عورتیں اس آیت میں مذکور اشخاص کے علاوہ کسی اور کے سامنے اپنی زینت ظاہر نہیں کر سکتیں۔ لہذا سب مسلمان عورتوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور جن کے سامنے زینت ظاہر کرنے سے منع کیا ہے ان کے سامنے زیب وزینت کے ساتھ بغیر حجاب کے مت آئیں۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص185

محدث فتویٰ